بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

1۔ کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہوتا ہے اور کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق حقوق العباد سے ہوتا ہے۔ قتل ایسا گناہ ہے، جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے، اس گناہ سے معافی اور توبہ اسی وقت کامل شمار ہوگی، جب مقتول کے ورثاء کو ان کا حق دے دیا جائے۔ اور چونکہ آپ کے ہاتھوں ہونے والا قتل، شرعاً قتل عمد ہے، اس لیے اس صورت میں مقتول کے ورثاء کا حق یہ ہے کہ ان کو تین باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار حاصل ہے۔ وہ قاتل سے قصاص لیں، اس کو معاف کردیں یا مال کی کسی مقدار پر قاتل سے صلح کریں۔

نیز آپ کا یہ کہنا کہ "میرا قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا" شرعاً معتبر نہیں، کیونکہ آلۂ قتل چھری کا استعمال قتل کے قصد کے قائم مقام ہے۔ لہذا آپ کا اپنے آپ کو پیش کرنا خودکشی شمار نہ ہوگا۔ بلکہ یہ تو صاحب حق کے حق کی ادائیگی اور اللہ عزوجل کے سامنے اپنا معاملہ صاف کرنا ہے۔

2۔ آپ، اپنے کو اولیائے مقتول کے سامنے پیش کریں پھر ان کو اختیار ہے، وہ جس صورت کو بھی اپنائیں۔ البتہ انکو بھی قانون اپنے ہاتھوں میں لینا جائز نہیں ہے۔

3۔ اس مسئلہ میں دیت کا حکم نہیں ہے۔

4۔ آپ کی والدہ کا آپ کو منع کرنا درست نہیں، کیونکہ قصاص اللہ کا حکم الٰہی ہے۔ لہذا آپ کے اپنے کو حوالہ کرنے میں والدہ کی نافرمانی نہیں ہے۔

1 فی الدر مع الرد: القتل خمسة: عمد، وهو أن يتعمد ضربه بسلاح ... وموجبه الإثم ... (و) موجبه (القود عينا) فلا يصير مالا إلا بالتراضي، فيصح صلحا ولو بمثل الدية أو أكثر (لا الكفارة)

(كتاب الجنايات: 10/ 158، دار المعرفة، بيروت)

2 (العالمگیریة: كتاب الجنايات الباب الأول والخامس، 6/2، 10، رشيديه)

.... جاری ہے

Scanned by CamScanner

٣ أما الآلة التي يوجب القصاص إذا حصل القتل عمدا بآلة جارحة كالسيف والسكين ... الخ
(فتاوى قاضي خان، كتاب الجنايات، ٣/ ٢٤٠، رشيديه كوئٹه)

٤ والعمد: هو أن يتعمد ضربه بسلاح وما يجري مجراه مما له حد يقطع ويجرح، لأن العمد القصد وهو لا يوقف عليه، ولكن الضرب بآلة جارحة قاتلة قاطعة دليل على القتل فيقام مقام العمد. ثم آلة القتل على ضربين: آلة السلاح وغير السلاح، أما السلاح فكل آلة جارحة كالسيف والسكين ونحوهما فيقتل به، وهو عمد محض.
(البحر الرائق، كتاب الجنايات: ٩/ ٤، رشيديه، كوئٹه)

٥ (البدائع الصنائع: كتاب الجنايات، ٦/ ٢٧٢، ٢٧٣، ٢٧٤، رشيديه)

٦ أما اشتراط السلاح، أو ما جرى مجرى السلاح، فلأن العمد هو القصد وهو فعل القلب لا يوقف عليه إذ هو أمر مبطن، فأقيم استعمال الآلة القاتلة غالبا مقامه تيسيرا.
(تبيين الحقائق: كتاب الجنايات، ٧/ ٢٠٨، دار الكتب العلمية، بيروت)

٧ لا تصح توبة القاتل حتى يسلم نفسه للقود. وجنايته، أي: لا تكفيه التوبة وحدها. قال في تبيين المحارم: واعلم أن توبة القاتل لا تكون بالاستغفار والندامة فقط، بل يتوقف على إرضاء أولياء المقتول: فإن كان القتل عمدا لا بد أن يمكنهم من القصاص منه، فإن شاؤوا قتلوه، وإن شاؤوا عفوا مجانا، فإن عفوا عنه كفته التوبة. اهـ ملخصا.
(الدر مع الرد: كتاب الجنايات، مطلب مبحث شريف، ١٠/ ١٩٢، رشيديه)

٨ (الفقه الإسلامي وأدلته: نظام التوبة وأثره في العقوبات، ٧/ ٥٥٥٦، ٥٥٥٧، ٥٥٧٢، رشيديه)

٩ وعن علي كرم الله وجهه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا طاعة في معصية، إنما الطاعة في المعروف. متفق عليه.
(أخرجه البخاري في صحيحه، ١٣/ ٢٣٣، رقم الحديث ٧٢٥٧، دار الكتب العلمية، بيروت)
(وأخرجه مسلم في صحيحه، ٣/ ١٤٦٩، رقم الحديث ١٨٣٩، دار الكتب العلمية، بيروت) فقط

والله أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
١١/ ٢/ ١٤٣٥هـ

الجواب صحيح
[illegible]

الجواب صحيح
يوسف أفغاني
١٢/ ٢/ ٣٠هـ

Scanned by CamScanner